جلد ۲۹ | ۴ ماہ صلح ۱۳۲۰ ش | ۵ ذو الحجہ ۱۳۵۹ھ | ۴ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۴

احرار کی غدّاری

احرار نے کانگرس میں مدغم ہو جانے کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اور جس سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ وُہ اپنے اعمال کی پاداش میں اپنی ہستی اپنے ہاتھوں مٹانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس کا کسی قدر ذکر ہم گزشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ مسلمان اور ہندو اخبارات نے احرار کے اس انقلاب کو کس نظر سے دیکھا ہے۔

ہندوؤں کا خوش ہونا تو قدرتی امر تھا کیونکہ وُہ مسلمان کہلانے والے کچھ لوگوں کو کھینچ کر اپنے ساتھ لے جانے اور جمہور مسلمانوں کے خلاف آلۂ کار بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن خود مسلمان بھی خوش نظر آتے ہیں۔ اس لئے کہ احرار کے گلے سڑے اور متعفن وجود کا مسلمانوں سے خارج ہو جانا ہی ان کے لئے مفید تھا۔ چنانچہ اخبار "شہباز" (۲ جنوری) لکھتا ہے:۔

"مجلس احرار اس سے پہلے اپنی سیاسی سرگرمیوں کے لحاظ سے دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے کا طریقہ اختیار کرتی رہی تھی۔ لیکن اب اس نے کانگرس میں مدغم ہو جانے کا دو ٹوک فیصلہ کر لیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ فیصلہ مجلس احرار، کانگرس اور مسلمان سب کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ برادرانِ احرار ایک طرف تو ہو گئے"۔

معاصر "انقلاب" (۳۔ جنوری) نے اسی بات کو زیادہ وضاحت سے یوں بیان کیا ہے:

"مجلس احرار کے بزرگوں کے اس فیصلہ نے مجلس مذکور کو دفن کر دیا ہے۔ اور یہ امر مسلمانوں کے لئے بے حد تسکین و اطمینان کا موجب ہے۔ کیونکہ آئندہ احراری یہ کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکیں گے۔ کہ وُہ مسلمانوں کے مقاصد و اغراض کے بھی حامی ہیں۔ اب ان کی حیثیت دُنیا کے سامنے بالکل واضح ہو گئی ہے"۔

ان حالات میں بے شک مسلمانوں کے لئے یہ خوشی منانے کا موقعہ ہے۔ کہ احرار ان سے منفک ہو کر کانگرس سے جا ملے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ احرار مسلمانوں کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اسی گڑھے میں گرانے کی کوشش نہ کریں گے جس میں خود گر چکے ہیں۔ اور اب تو حالت یہ ہے۔ کہ احرار اگر غیر مسلموں کا آلۂ کار نہ بننا چاہیں۔ تو بھی بننے پر مجبور ہیں۔ جیسا کہ ہندو اخبارات کے ان بیانات سے ظاہر ہے جن میں وُہ ابھی سے اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ احرار کا سب سے بڑا فرض عام مسلمانوں کو ورغلانا ہے۔ اور یہی انہیں سرانجام دینا چاہیئے۔ قانون شکنی کر کے قید ہو جانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اخبار "ویر بھارت" (۲ جنوری) لکھتا ہے:۔ "اب جبکہ احرار کانگرس میں آ گئے ہیں۔ انہیں سول نافرمانی میں حصہ لیکر قید نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ کانگرس کے پلیٹ فارم پر آ کر مسلم لیگ کے پاؤں تلے سے زمین کھینچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔۔۔۔

۔۔۔ احرار کا فرض ہے۔ کہ مسلم لیگ کے ڈھونگ کا خاتمہ کرنے کے لئے جیل سے باہر رہیں۔ کانگرس میں ان کی واپسی اسی صورت میں ملک اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ اور موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر ملک کی بہترین خدمت یہی ہے"۔

چونکہ عام طریق عمل یہی ہے۔ کہ قومی غداروں سے انہی کی قوم کے خلاف کام لیا جاتا ہے اس بات سے احرار بھی اچھی طرح آگاہ تھے۔ اس کے باوجود جب انہوں نے مسلمانوں سے کٹ کر اپنے تعلقات دوسروں سے جوڑ لئے تو انہیں یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ انہیں آئندہ کیا کرنا پڑیگا۔ اور اب جبکہ ان کے سامنے وُہی طریق عمل پیش کیا گیا ہے۔ جو اپنی قوم سے غداری کرنے والوں کے سامنے رکھا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وُہ اس پر عمل پیرا نہ ہوں۔

پس احرار اب چونکہ سر توڑ کوشش کریں گے کہ مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو ان کے پھندے سے بچایا جائے۔ اور اسلامی حلقوں میں فتنہ پردازی کا قطعاً موقعہ نہ دیا جائے۔ لیکن اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو احرار اس قدر نقصان رساں ثابت ہونگے کہ ان کا تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو جائے گا۔ اور مسلمان ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔

آریہ سماج ختم ہو چکا ہے

اخبار "آریہ ویر" جو آریہ سماج کے متعلق سچی اور کھری باتیں کہنے میں خاص شہرت رکھتا ہے اپنے ایک حال کے پرچہ میں لکھتا ہے "آریہ سماج دھارمک روپ (مذہبی رنگ) میں ختم ہو چکا ہے۔ اور مجھے اس کے اعتراف میں کوئی سنکوچ (اعتراض) نہیں۔ کہ موجودہ آریہ لیڈروں نے موجودہ آریہ سماج کو رشی دیانند کا آریہ سماج نہیں رہنے دیا۔ اور رشی کی دھارمک سپرٹ (مذہبی روح) اور جذبات کو اس سے کافور کر دیا ہے"۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہب کے نام سے کوئی بناوٹی تحریک زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی بلکہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس کے اندر سے ہی اس کے خاتمہ کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں آریہ سماج بھی چونکہ ایسی ہی تحریک تھی۔ اسلئے بہت قلیل مدت میں اس کے چہرہ سے مذہب کا نقاب اتر گیا۔ اور مذہبی لحاظ سے اس کا خاتمہ ہو گیا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ صلح سنہ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو تا حال کھانسی کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالمالک خانصاحب کو لکھنؤ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بھیجا گیا۔

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ السمیع نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

مولوی نور الٰہی صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور دعا کی۔

جلسہ سالانہ پر جو ریلوے پولیس قادیان سٹیشن پر متعین تھی۔ اور جس کے انچارج محمد اقبال صاحب تھے آج واپس چلی گئی۔ جلسہ کے دوران میں پولیس نے دیگر خدمات سرانجام دینے کے علاوہ ایک شخص کو گپتی سمیت پکڑا جو اپنے آپ کو احمدی بتاتا اور جھنگ کا رہنے والا لکھتا تھا۔ مگر وہاں کے احمدیوں نے اس سے ناواقفیت ظاہر کی۔ پولیس نے اس کا چالان کر دیا۔

صداقت احمدیہ کا ایک نشان

چیف جسٹس ہز آنر مسٹر جسٹس دیب نے حال ہی میں ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے سید ہادی حسین شاہ خزانچی سٹینڈرڈ بنک آف ساؤتھ افریقہ (ٹانگا) کو خیانت و جعلسازی کا مجرم قرار دیا ہے۔ اور گیارہ الزامات میں سے دس کو درست اور ثابت شدہ قرار دے کر فی جرم ایک سے تین سال تک سزائے قید بامشقت کا حکم صادر کیا ہے۔

ہادی حسین مذکور ڈھڈیال ضلع جہلم کا باشندہ سلسلہ احمدیہ کا سخت معاند اور شریر مخالف تھا اس نے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فاکش بدہن ایک مجلس میں چور اور ڈاکو تک کہا۔ اور عرصہ چھ سات سال سے متواتر احمدیت کی مخالفت کرتا رہا۔ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے اس کی شوخی و شرارت میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا۔ اس کا مکان معاندین سلسلہ کی جلسہ گاہ اور دعوتیں اور ضیافتیں ہمارے خلاف ملانوں اور دیگر اشرار کو آمادۂ پیکار کرنے کے لئے ہوتی تھیں۔ اور دن رات ہر مجلس اور ہر جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر طعنہ زنی اور افترا اس کا اور اس کے رفقا کا عام شغل تھا۔ مسٹر شاہ نے ہمیں اس طرح مباہلہ کا چیلنج بھی دیا۔ کہ زہر کے دو پیالے میدان میں رکھ دیئے جائیں ایک وہ پئے اور ایک مدمقابل احمدی۔ احمدی زندہ نہیں رہے گا۔ مسٹر شاہ نے ایک عرصہ پہلے لال حسین اختر کو یہاں بلا کر سلسلہ احمدیہ کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ اور اس سال ملا عطا محمد بقی (ہزاروی) کو بلوا کر ہماری بے حد دل آزاری کرائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علی الاعلان گندی گالیاں دلائیں۔ آخر خدائے غیور و عزیز ذوانتقام نے اس شخص کو کیفر کردار کو پہونچایا۔ اور ہمیں ایک نہائت پُرشوکت اور ایمان افزا نشان احمدیت کی صداقت کا دکھایا۔ جس سے احمدیت کا بول بالا ہوا ؎

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ؏ کافر جو کہتے تھے گرفتار ہو گئے

”ہم شریف الطبع لوگ پہلے ہی مسٹر شاہ کی ان حرکات سے بیزار تھے۔ لیکن اسکی گرفتاری پر انہوں نے اس سے بیزاری کا علی الاعلان اظہار کر دیا ہے۔ ایک آریہ سماجی صاحب نے کہا مسٹر شاہ کے خلاف عدالت عالیہ نے دس الزامات عائد کئے ہیں۔ لیکن گیارھواں اور سب سے بڑا جرم ان کا یہ تھا۔ کہ انہوں نے یوم النبی پر پکٹنگ کی۔“

خاکسار۔ عبدالکریم ڈار صدر جماعت احمدیہ ٹانگا

ایام جلسہ سالانہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جماعتوں سے ملاقاتوں کے اوقات

۲۶ فتح سنہ ۱۳۱۹ ہش سے ۳۰ فتح سنہ ۱۳۱۹ تک حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دیگر مصروفیتوں کے باوجود کئی ہزار انسانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ذیل میں حضور سے جماعتوں کے اوقات ملاقات درج کئے جاتے ہیں۔

تاریخ		سے		تک	منٹ گھنٹے
۲۶ فتح سنہ ۱۳۱۹ ہش صبح	۸ - ۳۴	سے	۹ - ۳۴	تک	۱ - ۰
” ” شام	۸ - ۲	”	۹ - ۴۰	”	۱ - ۳۸
۲۷ ” ” صبح	۸ - ۳۷	”	۱۰ - ۱۴	”	۱ - ۳۷
” ” ” شام	۸ - ۴۰	”	۱۱ - ۲۱	”	۲ - ۴۱
۲۸ ” ” صبح	۸ - ۴۵	”	۱۰ - ۱۲	”	۱ - ۲۷
” ” ” شام	۹ - ۲۵	”	۱۲ - ۲۳	”	۲ - ۵۸
۲۹ ” ” صبح	۹ - ۳۰	”	۱ - ۲۸	”	۳ - ۵۸
” ” بعد دوپہر	۳ - ۴۵	”	۵ - ۳۵	”	۱ - ۵۰
۳۰ ” صبح	۱۱ - ۴۰	”	۱ - ۲۰	”	۱ - ۴۰

برکات قادیاں

از شیخ روشن دین صاحب تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیالکوٹ

پُر ہے انفاسِ مسیحا سے فضائے قادیاں
زندگی کی موج ہے موجِ ہوائے قادیاں

خود بخود دلا کھوں کھنچی آتی ہیں ارواحِ سعید
معجزہ گر ہے مگر نغمہ سرائے قادیاں

یہ مسیحا کا منارہ یہ بہشتی مقبرہ
ان صحیفوں میں لکھا ہے ماجرائے قادیاں

چشمۂ ظلمات پر تو اے خضر نازاں ہے کیا
دیکھ آ کر چشمۂ آبِ بقائے قادیاں

ذرے سورج بن گئے قطرے سمندر ہو گئے
ہے عجب نشو و نما۔ نشو و نمائے قادیاں

اب نہیں جائے مفر کوئی زمانے کے لئے
اب نہیں دارالاماں کوئی سوائے قادیاں

اس کے سائے سے لرز جاتا ہے عفریت گناہ
جس پہ پڑتی ہے نگاہ پارسائے قادیاں

دل میں جتنے درد تھے تنویر سارے مٹ گئے
ہے مرا درد آشنا۔ درد آشنائے قادیاں

تبلیغ سلسلہ کے حالات و ضروریات

۲۶ ماہ فتح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل تقریر کی:-

یہ آیت قرآن پاک کی سورہ صف پارہ ۲۸ میں ہے۔ اس سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور مبشراً برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد کی بشارت دیتے ہیں۔ اور عالم الغیب خدا خبر دیتا ہے کہ (۱) اس تعریف کرنے والے مسیح احمد رسول کو لوگ ساحر کہیں گے (۲) کافر قرار دے کر اسلام کی طرف (یدعیٰ الی الاسلام) بلائیں گے۔ (۳) اور سیاستاً بے بس اللہ کے اس نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی ناکام کوشش کریں گے۔

اس کے بعد فرمایا۔ اس کے ساتھ ہونا عذاب الیم سے بچانے والی تجارت۔

۲- جہاد کبیر بڑا پاس (فوز العظیم) ہے

۳- داخلہ جنت ہے (۴)۔ اور قریبی فتح و نصرت کا وعدہ الٰہی ہے۔

اس کے آخر میں قرآن مجید کے ماننے والوں کو خصوصیت سے اور مخلوق خدا کو عموماً نصیحت ہے۔ کہ اس کے (۱) انصار حواریوں کی طرح بن جاؤ (۲) تب اللہ ایمان داروں کی مدد کرے گا۔ (نصر من اللہ و فتح قریب) اور (۳) ان کے ذریعہ کامیاب تبلیغ سے غلبہ اسلام ہو کر (فاصبحوا ظاھرین) غلبہ اسلام ہوگا۔ اس آیت میں اس رسول کو (بالھدیٰ و دین الحق) ھدی اور حکم و عدل قرار دیا ہے۔ اور تمام اختلاف کا فیصلہ کرنے والا فرمایا ہے۔ مفسرین نے اس آیت کی پیشگوئی کا پورا ہونا مہدی معہود و مسیح موعود (جو دونو ایک رسول کے عہدے ہیں) کے زمانہ سے وابستہ کیا ہے۔ پھر سورہ صف ہم کو اس بڑے مقابلہ کی بھی خبر دیتی ہے جو شیطان کی صفوف سے اس موعود کل ادیان کی صف بہتر فوج کو روحانی ہتھیاروں کے ساتھ کرنا پڑے گا۔ اس سورۃ کے معاً بعد سورہ جمعہ ہے جو آخرین منھم کی جماعت کے آنے کی خبر دیتی ہے۔ اور اس کا صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ الحاق کرتی ہے۔

ہمارے نقطہ نگاہ و یقین سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہ موعود رسول اور احمدی جماعت وہ موعود جماعت ہے جس کا کام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی پُرامن ذرائع سے حفاظت و اشاعت ہے۔ پس تبلیغ اسلام سے ہماری مراد تبلیغ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے۔

احمدی مبلغ کا زمانہ

احمدی مبلغین کے ترانے اس کے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہیں:-

اسلام اپنا دین ہے اس پر ہمیں یقیں ہے
سر پر ہے جب تک پاؤں تلے زمیں ہے
اسلام پر فدا ہیں اسلام کے ہیں شیدا
محبوب اپنا یہ ہے اپنا یہ مہ جبیں ہے
احمد کے ہیں سپاہی شیطاں کے ہم ہیں قاتل
خائف ہراساں ہم سے وہ غاصب لعیں ہے
احمد ہمارے دل میں احمد کے دل میں احمد
عرش بریں ہے وہ دل احمد جہاں مکیں ہے
اللہ کا نبی وہ مہدی وہی مسیحا
ظل محمدی ہے نبیوں کا جانشیں ہے
نیرؔ اسی سے روشن وہ نور ہے سراسر
کفر اس کو چھوڑ دینا اسلام اس کا دیں ہے

خلاصہ یہ کہ حفاظت و اشاعت اسلام مسیح موعود کا پیغام احمدی جماعت کا کام ہے۔ اور تبلیغ اس کا نام ہے۔ اس لئے قادیان کے نظام اور اس کی کامیابی میں اللہ کا انعام ہے۔

پیغام احمدیت کی پانچ خصوصیتیں

احمدیت کی تعلیم میں پانچ خصوصیتیں ہیں۔ جو احمدی واعظ کو مدنظر رہتی ہے (۱) ہمارا خدا زندہ ہے۔ اسی طرح جس طرح پہلے انبیاء کے وقت تھا اس زندہ خدا کی "حمد" یعنی کامل اوصاف و اخلاق الٰہی اختیار کئے جائیں۔

۲- آسمان کے نیچے احمد اوصاف الٰہی کا کامل نمونہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی تعریف کیا گیا نبی کامل ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
(مسیح موعود)

۳- کتاب حمید۔ ناسخ و منسوخ سے پاک قرآن مجید ہے۔ جو اوصاف الٰہی کامل طور پر سکھاتی ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

۴- اللہ۔ محمد و قرآن کا پھر سے سکھانے والا۔ گرے ہوؤں کو اٹھانے والا سوتوں کو جگانے۔ مُردوں کو جلانے۔ اندھوں کو دکھانے۔ بہروں کو سنانے والا تعریف کرنے والا احمد مسیح قدنی ہے۔

۵- چونکہ منارۃ المسیح پر سے اذان گھنٹہ کی آواز۔ روشنی کی کرنیں۔ دنیا کو اسلام پہونچانے اور وقت کی قدر کرنے اور اس روشنی سے تاریکیوں کو مٹانے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی تعداد بڑھانے کے لئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام محمود کو حاصل کرنے کرانے کی تحریک کرتی ہے۔ اس لئے خلافت کا قیام ضروری ہے۔ اور خلیفہ کی اطاعت سے ایک مرکز۔ ایک امام کے ماتحت کام کرنا کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔

کامیاب تبلیغ کے لئے تین باتیں

۱- یہ ایمان کہ ہم ضرور کامیاب ہونگے خدا تعالیٰ کے وعدے جو مسیح موعود کے ذریعہ ہوئے۔ سچے ہیں۔ اسلام یقیناً پھیلے گا۔

۲- انفرادی تبلیغی کوششیں مستقل نہیں ہو سکتیں۔ اجتماعی کوششیں یعنی ایک ہاتھ پر جمع ہو کر زیر احکام خلافت اور ان احکام کو بلا چون و چرا آخری احکام تسلیم کرنے میں مضمر ہے۔

۳- ایثار و قربانی۔ جہاد کی جان۔ کامیابی کی کلید۔ اللہ سے قرب کا ذریعہ ہے کوئی شخص جو اپنے وقت۔ اپنی کمائی سے سلسلہ کی خدمت نہیں کرتا۔ ایسے متکبر کا جماعت سے اخراج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے۔

تبلیغ کے ذرائع

گو ہمارے وقت میں فتنے بہت زیادہ اور زیادہ منظم صورت سے نمایاں ہوئے ہیں۔ اور عام تو کیا خاص بھی ان سے متاثر ہیں۔ مگر اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے سامان بھی بہت مہیا فرما دیئے ہیں۔ اور مفصلہ ذیل ذرائع سے اللہ و رسول کا نام پہونچانا۔ اور نیک بندوں کے تسخیر قلوب کا کام کر رہا ہے۔

۱- تحریر- (۱) طباعت و اشاعت کتب جو بکڈپو و سیٹھ عبد اللہ الہ دین و دیگر تاجران کتب اور (۲) ٹریکٹس از نشر و اشاعت جو ۱۳- لاکھ ۲۴ ہزار سات سو صفحات پر مشتمل اردو- انگریزی ہندی- گورمکھی وغیرہ میں شائع ہوئے ہیں (۳) خط و کتابت۔ ڈاک ہوائی و معمولی۔ (۴) اخباروں میں مضامین۔

۲- تقریر (۱) لیکچرس۔ وعظ و خطبات (۲) مناظرات و مباحثات (۳) براڈکاسٹ (۴) انفرادی ملاقاتیں۔

۳- روحانیت- الف- کشوف- رویا الہامات کے ذریعہ ہدایت- چنانچہ حال ہی میں ایک غیر ملک کے مبلغ نے لکھا ہے ایک بڑھیا رویا کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ اور ایک معزز تعلیم یافتہ غیر انگریزی رعایا غیر مبایع کو الہام ہوئے۔

"مبشراً برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد" اور

In person you must follow the Khalifa

تم کو خود خلیفہ کی بیعت کرنی چاہیئے۔

ب- نیک آدمیوں کا آزاد مطالعہ اور احمدیوں کی دعائیں (سہام اللیل)

نشانات الٰہیہ جیسے گولڈکوسٹ میں زلزلہ ایسے وقت میں آیا۔ جب ایک شخص نے ہمارے مبلغ سے مطالبہ کیا۔ کہ اس ملک میں زلزلہ آئے۔ تو تب ہم مانیں۔

۴۔ مخالفین کا لٹریچر عیسائیوں۔ آریوں۔ بہائیوں ملحدوں۔ مولویوں نیچریوں کی گمراہ کن کتب کا مطالعہ اور بعد میں اصلیت کا اصل کتب دیکھ کر علم۔

۵۔ نصرت الٰہی۔ دجال کا اندر سے کھوکھلا اور دہریت کامیونزم۔ نازی ازم فسطائیت سپرچویلزم۔ یونیورسیلزم۔ تھیاسوفی وغیرہ تحریکات کا مسیحیت کی بنیادیں کھوکھلی کرنا اور مسولینی۔ ہٹلر۔ سٹالن جیسی شخصیتوں کا آزاد اثر اور سیاحتاً اسلام کی طرف توجہ

۶۔ تاجروں و سیاحوں کے ذریعہ تقسیم لٹریچر اور ریلوں جہازوں میں ہم سفروں کو پیغام حق۔

۷۔ (الف) حکومت کے دستور میں آزادی جس سے حکام کی مرضی کے خلاف بھی اشاعت ہو جاتی ہے۔ (ب) حکومت کے عمال اور افواج کی مختلف ممالک میں نقل و حرکت ان کے تعلقات اور اثرات۔

۸۔ مظالم۔ ایک ملک سے ایک مبلغ نے لکھا ہے (۱) کہ مخالفین نے احمدیوں کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔ اور مبلغ کو اس قدر ایذا دی ہے۔ کہ ان کو زخم آ گئے۔ دانت ہل گئے۔ حکومت نے بھی شنوائی نہیں کی۔ ڈاکٹر نے بھی سرٹیفکیٹ نہیں دیا۔

(۲) قید و بند۔ ایک اور مبلغ نے لکھا ہے کہ چار آدمی سرکاری نوکری سے محض احمدی ہونے کی وجہ سے برطرف کئے گئے ہیں۔ اور آئندہ ملازمت کا احمدیوں پر دروازہ بند کیا گیا۔ دو آدمی محض جھوٹے مقدمات بنا کر قید کرا دیئے ہیں۔

(۳) شہیدوں کا خون جیسا کہ کابل میں ہوا تھا

۹۔ درسگاہیں جہاں احمدی طلباء کا نمونہ اور اختلاط و ارتباط اثر کرتا ہے۔

۱۰۔ مذاہب کی کانفرنسیں ایام تبلیغ

ہمارا کام اور تقسیم عالم

علم الاقوام یعنی رنگ و زبان و نسل و مذہب و آب و ہوا کے لحاظ سے ہمارے تبلیغی علاقہ جات اور ان کے مبلغین کے کام کا مختصر خاکہ اس طرح ہے۔

۱۔ حلقہ جات سفید فرنگی اقوام۔ اول۔ یاجوج ماجوج دجال یعنی مسیحی وفود تبلیغ کا گھر یورپ و امریکہ ہیں جہاں سفید سیکسن Saxon حلقہ میں اول انگلستان ہے۔ اس نے سلطنت برطانیہ کے دارالحکومت اور دنیا کے اول درجہ کے مرکز آمد و رفت لنڈن میں احمدیہ دارالتبلیغ اور مسجد ہے۔ ان دنوں مولانا جلال الدین صاحب شمس جن کا نام مغرب سے طلوع شمس کی پیشگوئی یاد دلاتا ہے انچارج ہیں۔ سال رواں میں مسجد میں کانفرنس مذاہب ہوئی۔ جس کا انگلستان اور مصر کے اخبارات میں ذکر ہوا گو جنگ کی وجہ سے بہت مشکلات ہیں مگر ہمارا شیر دل مبلغ خوب کام کر رہا ہے۔ باوجود عدیم الفرصتی ایک کتاب Prince of Peace شہزادہ امن تیار کر لی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جانے اور مسجد کے بن جانے سے دارالتبلیغ لنڈن کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اب امام مسجد لنڈن کے خطوط ٹائمز میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ لنڈن میں حکومت برطانیہ کے ایک لاکھ پونڈ کے عطیہ سے مسجد و لائبریری بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے ووکنگ میں غیر احمدی اجتماع بند ہو جائیں گے۔ مگر ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

دوم۔ دوسرا حلقہ اسی قوم کے سمندر پار اعزا امریکن کا ہے۔ جہاں شکاگو میں مسجد سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز اور بنگالی مولوی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ ہیں۔ اس دارالتبلیغ کی تقریباً دو درجن شاخیں ہیں۔ صوفی صاحب دورہ کرتے رہتے ہیں۔ نومسلم عقیقہ۔ ختنہ قربانی اور روزہ نماز وغیرہ مسائل اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔

(ب) یورپ میں سفید مسیحی اقوام کا دوسرا حلقہ لاطینی اقوام رومن کیتھولک ہیں جہاں پہلے اندلس میں میڈرڈ صدر مقام احمدیہ تبلیغ تھا۔ اس کے بعد اطالیہ میں روما قرار پایا۔ اور مبلغ کا ہسپانیہ سے اطالیہ تبادلہ کر دیا گیا۔ اور روم (Rome) میں جماعت بن گئی مگر جنگ کی وجہ سے افسوس کہ یہ مولوی صاحب نظر بند ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے جنگی قیدیوں کی ۷۰ کس تعداد تبلیغ کے لئے ان کو دے دی ہے

(ج) روم کے مقابل جنوبی امریکہ میں لاطینی حلقہ کا صدر بونس آئرس دارالحکومت ارجنٹائن ہے۔ اور خدا کے فضل سے مخلص عرب نو آباد کار اور ہسپانوی نومسلموں کی ایک جماعت بن گئی ہے۔ اور اندلس میں موروں کے دوبارہ احیا کا ایک امید افزا آغاز ہے۔

(د) یورپ میں نورانئین قوم کے نئے ہنگری کا صدر بوڈاپسٹ اور سلیو قوم میں بلگریڈ اور پولینڈ میں وارسا مراکز تبلیغ تھے۔ مگر جنگ اور حکومتوں کی مخالفت کے باعث ان مقامات سے مبلغ ہٹا لئے گئے ہیں۔

۲۔ سیاہ فام زنگی اقوام کا حلقہ۔ مغربی افریقہ میں سیرالیون گولڈکوسٹ اور نائیجیریا میں باقاعدہ ادارہ ہائے تبلیغ ہیں۔ اور سیرالیون میں دو اور گولڈکوسٹ میں ایک ہندوستانی معہ چودہ افریقن مبلغین اور نائیجیریا میں ایک باقاعدہ مبلغ ہیں۔ ان سب کے ماتحت آنریری مبلغین اور مدرسین کی ایک معقول جماعت کام کر رہی ہے۔ گولڈکوسٹ سے الحاج عبدالقادر اسحاق نے مجھے لکھا ہے۔ جو بیج آپ نے بویا تھا وہ ایک شاندار درخت بن گیا ہے سیرالیون سے مولوی نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مجھ کو وہی مشکلات در پیش ہیں وہی تجربات ہو رہے ہیں۔ جو بیس برس قبل آپ کو پیش آئے تھے۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے بالکل نئے علاقوں میں نئی جماعتیں سیرالیون میں اور گولڈکوسٹ میں قائم کی ہیں۔

دوم مشرقی افریقہ میں بڑے مراکز نیروبی ٹبورا۔ دارالسلام۔ کمپالہ اور زنجبار ہیں۔ اور سواحلی زبان میں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے علاقہ ٹانگانیکا میں احمدیہ مدرسہ بھی ہے۔ اور ہندوستانی سیکرٹریان تبلیغ کے علاوہ ایک افریقن مبلغ اور ان کی بیوی تبلیغ میں خاص مدد دے رہے ہیں۔

اس طرح خط استوا کے حلقہ فرنگی اقوام میں تاریک براعظم۔ کے دونوں ساحلوں پر کام ہو رہا ہے۔ اور ہر ممکن ذریعہ تبلیغ کا اختیار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جیلوں اور تعلیمی درسگاہوں میں بھی گورنمنٹ کی اجازت سے مبلغین قیدیوں اور طلباء کو دین سکھاتے ہیں۔

۳۔ عرب و یہودی سامی احمر حلقہ۔ اسلام کے گھر کی نگرانی اسلام کے پہلے مبلغین عربوں کو مسیحی بہائی یہودی اثرات سے بچانے کے لئے حیفا میں احمدیہ دارالتبلیغ قائم ہے۔ اور البشریٰ نام عربی رسالہ وہاں سے شائع ہوتا ہے۔ مبلغ نے باوجود جان کے خطرہ اور ملک کی غیر محفوظ حالت کے لوائے احمدیت کو بلند رکھا ہے۔ ان دنوں ہماری مخالفت مصر و عرب میں خصوصیت سے زیادہ ہے اور ہندوستانی مخالفین کے اثر سے حکومتوں نے ملک بدر اور قید کا مکروہ حربہ بعض احمدیوں کے متعلق استعمال کیا ہے۔

۴۔ زرد اقوام کی زنجیر۔ زرد اقوام میں احمدی ادارہ ہائے تبلیغ ساحل مشرقی افریقہ سے لے کر جاپان تک پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ماریشس میں حافظ جمال احمد صاحب انچارج مبلغ ہیں۔ سیلون مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری کے سپرد ہے۔ جو نصف سال کولمبو میں رہتے ہیں۔ (ب) علاقہ ولندیزی سماٹرا میں مولوی محمد صادق صاحب پیڈانگ و میدان کے مرکزوں سے کام کرتے ہیں۔ میدان اس علاقہ میں ریاستی سماٹرا کے لئے مرکز ہے۔ اور ریاستوں میں بھی جماعتیں قائم ہوئی ہیں جاوا میں چار مبلغ ہیں۔ اور چاروں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ مولوی عبد الواحد صاحب نے دعوۃ الامیر کا ترجمہ ملایا زبان میں کر لیا ہے۔ گارت میں مسجد بنوائی ہے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جاوی زبان میں ترجمہ کر دیا ہے۔

(ج) سنگاپور میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو اور ہانگ کانگ میں چودھری محمد اسحاق صاحب کو مخالفین کی طرف سے سخت ایذا پہونچائی جا رہی ہے مگر دونوں باوجود مخالفت کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ گو جنگ کی وجہ سے حکومت اپنا فرض ادا نہیں کرتی۔ اور ظالموں کو سزائیں دینے کی بجائے احمدیوں کو قید کر دیتی اور سرکاری ملازمتوں سے برطرف کر دیتی ہے۔ مگر ہمارے مجاہدین کام کئے جاتے ہیں۔

(د) جاپان میں مولوی عبد الغفور صاحب ناصر انچارج ہیں جو زبان سیکھ رہے ہیں۔ اور ملاقاتوں و لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہونچاتے ہیں۔ بعض غیر احمدی ہمدرد اشاعت اسلام کے کام میں مدد ہیں۔

۵۔ چینی ترکستان میں جس جانباز مجاہد محمد شفیق صاحب کے ذریعہ جماعت قائم ہوئی تھی وہ جام شہادت پی کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ عزیز وجود کاشغر تک کشمیر کے راستہ دشوار گزار پہاڑیوں پر سے سخت صعوبتیں اٹھا کر پہونچا تھا۔ اور قربانی کی ایک زندہ مثال تھا۔

(۶) برما۔ مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین ان دنوں برما میں انچارج ہیں۔ ہندوستانی و برمی فسادات کے بعد تبلیغ کا کام مشکل تھا۔ مگر تاہم بفضلہٖ تعالیٰ مولوی صاحب نے دوروں، تقریروں اور نئے برمی احمدیوں کی مدد سے کام کو سنبھالا ہے اور بدھوں اور زیر آبادی برمیوں میں سلسلہ تبلیغ جاری ہے۔

(۷) ہندوستان۔ (الف) قادیان:۔ مرکز کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ قادیان و مضافات میں تبلیغ کی طرف بہت توجہ ہے۔ چنانچہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال فاتح ملکانہ۔ اور ان کے مددگار مبلغ انچارج حلقہ مولوی دل محمد و دیگر مبلغین و صاحبزادگان کی مجموعی کوششوں کے نتیجہ میں۔ باوجود احرار۔ اکالی سکھ وغیرہ مخالفت کے ۲۰۰ نئے آدمیوں نے بیعت کی۔ اور ۶۰ نئی جماعتیں بنیں۔ ۴۰ پرانی جماعتوں کی تعداد دگنی ہوگئی۔ ایک دن میں ۱۴۰ اشخاص نے بیعت کی۔

(ب) متفرق:۔ کلکتہ شہر و مشرقی بنگال بہار و اڑیسہ۔ یو۔ پی۔ مالابار۔ کشمیر۔ سندھ علاقہ ملکانہ۔ راولپنڈی۔ سرگودہ۔ بیٹ راوی وغیرہ میں مستقل مبلغین مقرر ہیں اور ایک ہندوؤں کے لئے۔ ایک سکھوں کے لئے۔ اور تین علما غیر احمدیوں۔ عیسائیوں غیر مبائعین۔ بہائیوں و دیگر متلاشیان حق اور فوری ضروریات کے لئے مرکز میں رہتے ہیں۔ اور جلسوں۔ مناظروں اور دوروں پر جاتے ہیں۔ سال رواں میں یو۔ پی و سی۔ پی کا باقاعدہ پروگرام کے ماتحت دورہ ہوا ہے۔ جس کے خوش کن نتائج میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ سکھوں نے ہر جگہ مبلغین مولوی عبدالمالک صاحب و گیانی عباد اللہ صاحب کے ساتھ محبت کا برتاؤ کیا۔

(ج) خدام الاحمدیہ و انصار اللہ۔ و سیکرٹریان تبلیغ اپنی اپنی جگہ خدمتِ دین کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

(د) سائیکلسٹ مبلغ۔ امیر مبلغ۔ نواب مبلغ بھی کام کرتے ہیں۔ نیز سیٹھ مبلغ دکن میں اور اشاعت کتب کے لئے خاص قابل تعریف کام کرتے ہیں۔ جس طرح مثلث ہندوستان کے قاعدہ پر کھڑا یا یعنے پنجاب نے کل دنیا کو بنگال نے امریکہ کو مبلغ بہم پہنچائے ہیں۔ اسی طرح زاویۃ الراس سکندرآباد نے دنیا بھر میں احمدیت کا لٹریچر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے ذریعہ مہیا کر کے خاص مدد بہم پہنچائی ہے۔

کل بیعت ۲۴۹۰ ہوئی ہے۔ جس میں ۳۴۷ بیرون ہند ہیں۔

علمی تحقیقات

(الف) سکھوں کے متعلق ہمارے مبلغین گیانی واحد حسین صاحب و گیانی عباد اللہ صاحب نے خاص تحقیقات کی ہے۔ اور آریہ و سکھوں کے دو مایہ ناز اعتراضات کا جواب سکھ کتب کے حوالجات سے دیا ہے۔ یعنی:۔

(۱) یہ الزام کہ گرو تیغ بہادر کو حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ نے قتل کرایا۔ غلط ہے۔ کیونکہ سکھ گرنتھوں میں لکھا ہے کہ گورو صاحب نے اپنے ایک مرید کو حکم دیا کہ مجھے قتل کر دو۔ اور فرمایا

جب ہوں اپنی نواؤں سیس
مارو تیغ نہ دھرو کسیس

اور اس حکم کی تعمیل بدھیا نام سکھ نے کی (جس کی تصویر بھی سر ہاتھ میں لئے ہوئے دکھائی گئی ہے) ؎

اے سجا کھ گورسیس نوائے
سن بدھیا سکھ تیغ چلائے

اسی مضمون کو دوسری جگہ میں ایک چشم دید گواہ کی طرف سے بیان کیا گیا۔

بہادر سو تیغ۔ بچن مان بینگ
ہو جھکے آن۔ پربھ ایک مان
سکھ کھڑگ کاڈھ۔ کر چتر گاڈھ
تب اوڑ اسیس۔ بھو لوپ ایش

(گورلاس پادشاہی دہم)

(۲) گورو گوبند سنگھ کے بچوں کے سرہند میں دردناک قتل کے فرضی واقعہ کی ہمارے سکھ مذہب سے واقف مبلغین نے اس طرح قلعی کھولی اور بے بنیاد ثابت کیا ہے۔

سنیاپت سکھ تاریخ نویس گورو گوبند سنگھ جی کے چار بچوں کا چمکور کی جنگ میں شامل ہونا لکھتا ہے۔ اور زور آور سنگھ کا بچکر نکل جانا بیان کرتا ہوا کہتا ہے ؎

پٹک پٹک کے کٹک کو جھٹک نکس گیو پار
زور آور پربھ زور کر راکھ لیو کرتار

(گورسبھا گرنتھ ۲۱)

اس کے بعد لکھا ہے کہ جب گورو صاحب حضرت اورنگ زیب کے جانشین شہنشاہ معظم بہادر شاہ سے ملنے جا رہے تھے تو زور آور سنگھ سے چتوڑ میں ملاقات کی ؎

تبے نکٹ چتوڑ کے آپ آؤ
زور آور سنگھ دیکھن سدھا یو

اور ملاقات کے بعد شادیانہ ہائے خوشی بجوائے۔

انک بھانت منگل گن گائے
انک بھانت باجن بجوائے۔

(گورسوبھا گرنتھ ۹۶)

(ب) ہندوؤں کے متعلق پنڈت محمد عمر گوگند پال نے پیش کیا ہے۔ کہ آنے والے کرشن کے وقت سورج و چاند کو گرہن لگنے کا ہند و کتب میں ذکر ہے (دیوجا گوت پوران سکندھ ۲ اشلوک ۳۵) اور کرشن موعود کا ذوالقرنین ہونا ثابت کرتے ہوئے اور آپ کے زمانہ کی علامات بتاتے ہوئے ہمارے مبلغ نے سورداس جی کا بچن پیش کیا ہے ؎

ڈشٹے ڈشٹ کو ایسا کاٹے جیسے جیو مرے
چھوں وشوں میں مرتیو پھیلے جیسے کیٹ مرے
ایک سہنسر ۱۰۰۰ نو سو اوپر ایسا یوگ پڑے
اسے من دھیرج کیوں نہ دھرے

تالیفات

مبلغین سلسلہ نے جو تالیفات شائع کیں یا لکھیں ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر حسب ذیل ہیں

(۱) حدیث المہدی بنگالی از مبلغ بنگال مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔

(۲) دعوۃ الامیر کا ملائی ترجمہ۔ از مولوی عبدالواحد صاحب جاوا۔

(۳) احمدیت یا حقیقی اسلام۔ جاوی ترجمہ مولوی شاہ محمد صاحب

(۴) شہزادہ امن۔ انگریزی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن

(۵) بہائی مذہب کی حقیقت۔ اردو مولوی ابوالعطاء صاحب

ہماری ضروریات

اب میں اپنی ضروریات پیش کرتا ہوں۔

(۱) لٹریچر: گو نشر و اشاعت نے ۱۳ لاکھ سے زیادہ صفحات کا لٹریچر شائع کیا ہے۔ مگر مختلف زبانوں میں مختلف عنوانات کے ماتحت کتب و ٹریکٹ کی تبلیغ کے کام کی وسعت کے باعث سخت ضرورت ہے۔ مخالفین کا گندہ لٹریچر اب انگریزی و عربی میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ اور گو اب نشر و اشاعت نے اردو پریس جاری کر دیا ہے۔ مگر اسے مضبوط کرنے۔ اور انگریزی پریس کھولنے کی اشد ضرورت اور نشر و اشاعت کے چندے کی طرف جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت ہے

(۲) مبلغین:۔ مبلغین کی تعداد بہت کم ہے اور تعلیم یافتہ انگریزی دان اور مختلف زبانیں جاننے والے نیز دیہاتی مدرس مبلغین کی ضرورت کا احساس بڑھ رہا ہے۔ مردوں کے علاوہ عورتوں میں کام کرنے والی مبلغہ بیبیوں کی عدم موجودگی کا۔ ہندوستان میں عورتوں کی بیداری۔ اور مسلمان عورتوں کے ارتداد کی وجہ سے سختی کے ساتھ احساس ہے

(۳) قادیان اور مضافات کے کام کو تھوڑے عرصہ میں مکمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ عملہ اور کوشش میں اضافہ ضروری ہے

(۴) ہندوستان اور کل دنیا میں تجربہ کار مبلغین کے دورے۔ جماعت کی تربیت اور تبلیغی حالات کے مدنظر ناگزیر معلوم ہوتے ہیں ہر تبلیغی جماعت ایسا کر رہی ہے۔ مخالفین سلسلہ میں بعض لوگ غیر ممالک میں پہنچ کر فضا خراب کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مولوی عبدالعلیم صاحب میرٹھی نے سیلون ماریشس اور مشرق بعیدہ میں کیا۔ اور بعض آریہ سماج واعظین نے گائنا۔ جزائر غرب الہند اور فجی وغیرہ میں کیا ہے۔ اور بہائی و دیگر فرق کے لیکچرار مغربی ممالک میں کر رہے ہیں۔

(۵) سیکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ کو فرض شناسی کی طرف زیادہ متوجہ ہونا چاہیئے۔ مبلغین تو محض نگرانِ تبلیغ ہیں۔ اصل کام مقامی آدمی کرتے ہیں۔

(۶) اچھوت اقوام میں تبلیغ کا کام زیادہ توجہ کا محتاج ہے (۷) ملک کی سیاسیات کے مدنظر اور غیر احمدیوں سے تعلقات بڑھانے کیلئے صیغہ ترقی اسلام کو دوبارہ ترقی دی جائے۔ ایام تبلیغ کو زیادہ تیاری و انتظام سے کیا جائے۔ اور ان کے بعد اس سے پیدا شدہ تحریک سے فائدہ اٹھایا جائے (۸) ہر ملک میں جہاں کہیں ادارہ ہائے تبلیغ ہیں وہاں ایک اخبار یا رسالہ چاہیئے۔ اور سن رائز جیسے مفید اخبار اور ریویو انگریزی جیسے علمی رسالہ کی خریداری بڑھائی جائے چونکہ ہماری کامیابی اور ضروریات کا پورا ہونا اللہ ہی کے فضل پر منحصر ہے۔ اس لئے اسی کے سامنے جھکنے۔ اس سے مدد مانگنے اور دعاؤں پر زور دینا سب سے بڑی ضرورت ہے۔ تا ہم احمدی پیغام۔ اللہ کا نام۔ رسول پر سلام جو ہمارا کام ہے کامیابی سے کرسکیں۔ اور پیاسوں کو پانی۔ بھوکوں کو روٹی۔ اندھوں کو آنکھیں بہروں کو کان اور مردوں کو جان دے سکیں۔ اے اللہ ہمارا مددگار۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

احمدی نوجوانوں کی کامیابیاں ممالک بیرون ہند میں

مہتہ عبد الخالق صاحب قادیانی۔ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کے قابل قدر فرزند ہیں۔ آپ پنجاب گورنمنٹ سے سکالرشپ لے کر امریکہ پٹرول انجنیری کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ یہ نوجوان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہونہار ہیں۔ جب تک ہندوستان میں رہے اپنے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جہاں بھی تعلیم کے سلسلہ میں انہیں رہنا پڑا اپنی تندہی اور کام کے شوق کے باعث امتیاز حاصل کرتے رہے۔ اور اب امریکہ میں بھی بفضلہ تعالیٰ اس احمدی نوجوان کی شہرت اور عزت بڑھ رہی ہے۔ پہلے وہ کولوریڈو اسکول آف مائنس میں تعلیم پاتے تھے۔ اب (Texas) ٹیکساس یونیورسٹی آسٹن کے طالب علم ہیں۔ "دی آسٹن سٹیٹسمین" مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۰ء میں ان کا بڑا فوٹو دے کر ان کے تفصیلی حالات چھپے ہیں۔ اور ان کے قدوقامت ورنگ کی تصریح کر کے لکھا ہے۔ کہ لوگ اس کو نازی نہ سمجھ لیں یہ ایک ہندوستانی نوجوان ہے جو (Texas) ٹیکساس یونیورسٹی میں گورنمنٹ سکالرشپ لے کر پڑھنے آیا ہے۔ یہ اشاعت سائیکل ریس میں اول آنے پر کی گئی ہے۔ اُن کے حلیہ کے بیان کے ساتھ اُن کی سائیکل کا نقشہ بھی دیا ہے۔ یہ انعام انہوں نے ہزاروں کے مجمع میں ایسی آسانی سے جیتا ہے کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ مقابلہ تو بلی اور چوہوں کا مقابلہ ہے۔ لوگ ان کی اس فوقیت پر حیرت زدہ ہوئے اور جوق درجوق ان کو زیادہ قریب سے دیکھنے آتے رہے اخبار نے ان کے پچھلے کارہائے نمایاں کا بھی ذکر کیا جس میں سب کالجوں کا نام آیا جہاں وہ پڑھتے رہے اور عراق فلسطین مصر کے سفر کا بھی ذکر کیا جہاں وہ سائیکل ٹور کے لئے گئے تھے۔ لیکن احمدی جماعت کے لئے خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ اس نوجوان نے دور دراز اور بالکل اجنبی ملک میں ورزشی انعام لیتے ہوئے بھی اپنے احمدی ہونے کو نمایاں کرنے میں ذرا بھی تامل نہ کیا۔ بلکہ شوق سے اپنے عقیدہ اور قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کو وہاں بھی بلند کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آگے چل کر یہی اخبار لکھتا ہے۔ کہ "نوجوان مہتہ جن کی عمر اس وقت ۲۲ سال ہے۔ قادیان صوبہ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ یہ مقام مذہب اسلام میں بہت بڑی شہرت رکھتا ہے۔ کیونکہ انیسویں صدی عیسوی میں وہاں مسیح موعود نے اپنے دعوے کا اعلان کر کے عظیم الشان سلسلہ احمدیہ کو قائم کیا۔ مہتہ عبد الخالق بھی انہیں کے مریدوں میں ہیں۔ ان کے والد صاحب اسوقت زندہ ہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ اس جماعت کے ممبران حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں حضرت مسیح کی آمد ثانی یقین کرتے ہیں"۔

"مسٹر مہتہ کہتے ہیں۔ کہ اس ملک (یعنی امریکہ) کے لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسلمان (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ ہم خدا کو ایک مانتے ہیں اور اس کے تمام نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس ملک (امریکہ) میں احمدیہ جماعت کا صدر مقام شکاگو ہے"۔

یہ تبلیغی اظہار موجب ہوا۔ کہ مہتہ صاحب سے وہاں کے لوگوں نے خواہش کی۔ کہ وہ اس مضمون پر ایک لیکچر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے ایک خط میں اپنے والد بزرگوار کو لکھتے ہیں۔

"اس یونیورسٹی میں گیارہ ہزار سے اوپر طالب علم ہیں۔ اس ہفتہ انٹرنیشنل کلب کے ممبروں اور پریذیڈنٹ نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ ۲۵ نومبر ۴۰ء کو میں ہندوستان کے متعلق ایک لیکچر دوں۔ میں نے ان کی اس درخواست کو قبول کر لیا ہے۔

یوں تو کوئی دن ایسا نہیں گزرتا۔ جس میں ایک سے دس اشخاص تک اسلام کا نام نہیں پہنچا دیتا مگر میری تبلیغ انفرادی تھی۔ اب خدا تعالےٰ نے موقعہ دیا ہے۔ کہ ایک بڑے مجمع میں یونیورسٹی کے طلبا اور اساتذہ تک اسلام کا نام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام پہونچاؤں میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے جغرافیائی حالات کے بعد ہندو اور مسلمان کے مضمون کو لوں ہندوؤں کے خیالات پیش کر کے پھر اسلام اور احمدیت کے دلائل پیش کروں اور اس طرح مقابلہ کر کے اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کروں اور اس کے بعد سیدنا امیر المومنین کی ریڈیو والی تقریر کہ "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے"۔ پڑھ کر سناؤں جو سن رائز میں چھپ چکی ہے۔ اس موقعہ کے علاوہ مجھے اور بھی بہت سے موقع ملتے ہیں۔ اور جب بھی وقت ملتا ہے۔ طلباء کے علاوہ پروفیسروں کو بھی اسلام کے متعلق کچھ نہ کچھ بتاتا رہتا ہوں۔ جس کی وجہ سے یونیورسٹی کے اکثر طلبا اسلام سے واقف ہو گئے ہیں اور نہ صرف واقف بلکہ اس کی تعریف کرتے ہیں باقی اسے قبول کریں یا نہ یہ ان کے حالات پر منحصر ہے اس انفرادی تبلیغ ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ اب کلب نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں انکے سامنے مجمع عام میں تقریر کروں۔ میں تو اپنی طرف سے اسلام کا نام ہر ایک تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور خدا نے اپنے فضل سے موقع بھی بہت اعلےٰ مجھے میسر فرمائے ہیں۔ چونکہ یہ کام اسلام اور احمدیت کی خاطر کر رہا ہوں۔ مجھے کسی اور انعام کی خواہش نہیں صرف حضرت امیر المومنین اور خاندان نبوت کی دعاؤں اور آپ کی اور والدہ صاحبہ و بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی خواہش ہے۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اٹھائیس سو ہوائی جہازوں کی خبر پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ میں نے اپنے دوستوں کو سنائی ان پر بہت اثر ہوا اور وہ مان گئے کہ اب بھی خدا تعالےٰ انسان سے باتیں کرتا ہے"۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے سایہ رحمت وحفاظت میں اس نوجوان کو بڑھائے اور سلسلہ کی خاص الخاص خدمات کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

تحریک جدید میں کون کون شامل ہو سکتے ہیں

میں ان نوجوانوں کو جو اس سال کے دوران میں برسر کار ہوئے ہیں۔ یا ان غربا کو جنہیں اللہ تعالےٰ نے اب وسعت دیدی ہو۔ یا ان لڑکوں کو جو پہلے چھوٹے تھے۔ مگر اب بڑے ہو گئے ہیں۔ اور انہیں اس تحریک کی اہمیت کا علم ہو گیا ہے۔ یا انہیں ماں باپ کی جائداد میں سے کوئی حصہ مل گیا ہو۔ یا ان لوگوں کو جو پہلے احمدی نہیں تھے۔ مگر اس عرصہ میں احمدی ہو گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق بھی ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ منزل قریب آرہی ہے۔ سفر خاتمہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور چوٹی پر پہنچ کر اب مجاہدین کا لشکر نیچے اتر رہا ہے ایسا نہ ہو۔ کہ منزل ختم ہو جائے۔ اور تمہارے لئے حسرت کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔

پس وہ جو گذشتہ سالوں سے شامل چلے آرہے ہیں۔ ان کے لئے تو حضور کا ایک فقرہ کافی ہے۔ فرمایا "تم ایسا نہ کرو۔ کہ ایک نیک کام شروع کرو۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ ختم ہو اسے چھوڑ دو"۔ "میرے کہنے سے زیادہ ان کے گذشتہ چھ سال انہیں دھکے دیکر اس تحریک میں شامل کرنے کے لئے کافی ہیں"۔ پس وہ جو حصہ لیتے آرہے ہیں یا وہ جن کو دوران سال میں اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرما دی ہے۔ گو وہ اس سے پہلے کسی نہ کسی معذوری سے حصہ نہ لے سکے تھے۔ ہاں سب کو چاہئے۔ کہ وہ اس تحریک میں شامل ہو جائیں۔

ابھی ۱/۴ حصہ جماعتوں کا اور ۱/۲ حصہ براہ راست وعدے پیش کرنے والے احباب کا ایسا ہے جن کے وعدے تا حال نہیں پہنچے۔ مگر آخری وقت ۷ جنوری ۱۹۴۱ء سر پر آ گیا ہے۔ اسلئے جماعتوں کے کارکنوں اور افراد کو فوری توجہ کر کے ۷ جنوری ۱۹۴۱ء تک وعدے پہنچائے جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضروری گزارش

جن اصحاب نے الفضل کا چندہ جلسہ سالانہ پر ادا نہیں کیا وہ الفضل کی اشاعت کو بڑھانے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

نفع مند کاروبار

جو احباب اپنا روپیہ نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں سیا بکفالت جائداد قرض دینا چاہیں جس کا کرایہ یا پیداوار زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو چاہئے کہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

ضرورت استاد

موضع احمبیر ڈاک خانہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے احمدیہ سکول کے لئے ایک ٹرینڈ جے۔ وی استاد کی ضرورت ہے۔ جو کہ تجربہ کار اور علم دینیات سے واقف ہو۔ تنخواہ کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ پندرہ روپیہ تک ہو گی۔ رہائش کے واسطے سکول میں جگہ دی جاسکیگی۔ کھانے کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ خواہشمند اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے جلد بھیجدیں۔ ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

مزارعان کی ضرورت

ایک احمدی دوست کی چاہی زمین واحد ملکیت لاہور سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ زمین میں ہر چیز پیدا ہوسکتی ہے۔ اور بوجہ لاہور کے قریب ہونے کے بہت فائدہ مند ہے۔ اس کے لئے احمدی مزارعان کی ضرورت ہے۔ جو کہ نیک نیت۔ محنتی اور زراعت کے کام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ پانچ ہل ہوں۔ تو بہتر ہوگا۔ مزید حالات پتہ ذیل سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

نور احمد ساکن نگھو دھر ڈاک خانہ باغبانپورہ۔ معرفت چودہری محمد شفیع چوک احمدیہ اراعیاں دی ہٹی

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ — سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۳۶ منکہ سید وراثت علی ولد سید ولایت علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر اندازاً ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن جیسرام پور ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) موضع کوسمبی پرگنہ سونگھڑہ تھانہ صالح پور ۲۶۴ تحصیل وضلع کٹک صدر میں واقع توزی ۳۳ رعیتی کھاتہ ۶۶ میں میرا اپنا حصہ موازی ۵۱ ۶ ڈسمل ہے۔ ورعیتی کھاتہ ۲۹ میں موازی ۴۰.۴ ڈسمل وکھاتہ ۳۴ میں ۸۸ ڈسمل ہے۔ (۲) ضلع وپرگنہ مذکور تھانہ مذکور ۲۵۵ موضع جگنی پور میں لاخراج باصل زمین جس کا اسپیشل نمبر ۱۷۱۷۹ ہے۔ کھاتہ ۶۰ میں موازی ۶۵۵ ڈسمل میں سے موازی ۱۳۳ ڈسمل میرا اپنا حصہ ہے۔ (۳) ضلع وموضع پرگنہ ایضاً تھانہ ایضاً کھاتہ ۶۳ میں موازی ۵۳۸ ڈسمل میں سے میرا اپنا حصہ ۲۹۸ ڈسمل ہے۔ پانچوں کھاتوں میں میری قسمت میزان ایک ایکڑ ۴۷ ۵ ڈسمل میری اپنی جائداد ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ ۳۳۰/- روپے ہوتا ہے۔ اس جائداد کے پانچویں حصہ جو موازی تین سو پچیس ڈسمل ہے جس کی قیمت ۶۶/- روپے ہوتی ہے۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر بعد میری وفات کے صدر انجمن احمدیہ اس پر قابض رہے گی۔ میرے وارثوں کو اس پر مزاحم کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ اگر میں اپنی حین حیات میں اس جائداد کی قیمت جو ۶۶/ روپے ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کر دوں تو یہ جائداد انجمن کے قبضہ سے بری سمجھا جائیگا۔ نیز واضح ہو کہ بوقت وفات اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسوقت میں عدالت کلکٹری کے محافظ خانہ میں نقل نویس کا کام کرتا ہوں۔ جس کی ماہوار آمدنی کا کوئی رقم تعین نہیں ہے۔ یہ رقم نقل کی تعداد پر موقوف ہے۔ اس ماہوار آمد پر جو مجھے ملتا رہیگا۔ اس کا دسواں حصہ ہر مہینہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ (یعنی میری ماہوار آمد جو ہوگی اس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں) واضح ہو کہ بیماری یا دوسری ضروری حاضری پر میں جب دفتر سے غیر حاضر رہتا ہوں تو مجھے کوئی معاوضہ نہیں ملتا یہ وصیت اس لئے لکھ دیتا ہوں کہ بوقت ضرورت کام آوے والسلام وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین العبد سید وراثت علی گواہ شد سید محمد محسن گواہ شد سید یعقوب الرحمٰن گواہ شد عبد الحمید خان۔

نمبر ۵۷۵۰ منکہ امۃ المجید بنت مرزا محمد شفیع صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ دسمبر ۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ مجھ کو والد صاحب سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد کا دسواں حصہ ماہوار ادا کیا کروں گی۔ اور وفات کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی انجمن مالک ہوگی العبد امۃ المجید بقلم خود گواہ شد مرزا احمد شفیع ولد مرزا محمد شفیع صاحب محاسب ٹیچر ہائی سکول قادیان ۱۴/۱۲ گواہ شد مرزا محمد شفیع بقلم خود والد موصیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ ۱۲/۱۴

نمبر ۵۷۴۲ منکہ محمد بی بی زوجہ شیخ مہر دین قوم خوجہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان دار البرکات ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا اور کوئی جائداد میری نہیں۔ زیور بھی نہیں ہے۔ نیز میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن یکم جنوری۔ نیوز کرانیکل کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر برطانیہ پر حملہ کرنے کی زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور فرانس میں جرمن فوجی طاقت میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ حملہ غالباً موسم بہار میں شروع ہوگا۔ اور اس سے قبل ہٹلر برطانیہ کے مخالف ممالک کا زبردست ڈپلومیٹک محاذ قائم کرنے کے لئے مہم شروع کر دے گا۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ روسی ڈکٹیٹر سٹالین نے ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ روس کے لئے جنگ کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ روسی قوم کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہم کسی دشمن کو کوئی ایسا موقعہ نہیں دیں گے۔ کہ اچانک ہم پر چھپٹ پڑے۔

ٹوکیو۔ یکم جنوری۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ یورپ کی سیاسیات کا اثر مشرق پر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تاہم جاپان کوشش کرے گا کہ یورپ کی آگ مشرق کے دروازے تک نہ پہونچ سکے۔ آپ نے کہا۔ ہم امریکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ اور محوری طاقتوں کے ساتھ معاہدہ پر قائم رہیں گے۔

ڈبلن یکم جنوری۔ آئرلینڈ کے وزیر زراعت نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہاں خوراک کا سوال بہت نازک ہو رہا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تھوڑے عرصہ میں باہر سے آنے والی خوراک کی بہم رسانی کا سلسلہ منقطع ہو جائیگا۔ کسانوں کو کاشتکاری کے متعلق نئے قوانین کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اگر فروری تک انہوں نے قابل کاشت اراضی کا بیس فیصدی کاشت نہ کیا۔ تو ان کی زمین ضبط کر لی جائیگی

لنڈن یکم جنوری۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم وائنا گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے انہیں طلب کیا ہے۔ اور وہ اس سے ملیں گے۔ لیکن ظاہر یہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ آنکھ کا علاج کرائیں گے۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ اقتصادی ناکہ بندی کے وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئرلینڈ کے جو جہاز دوسرے ممالک کو مال لے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ ۲۰؍ جنوری سے لائسنس حاصل کریں۔ ورنہ جہاز اور مال دونوں ضبط کر لئے جائیں گے

لنڈن یکم جنوری گذشتہ اتوار کو جرمن بمباری سے جو نقصانات ہوئے ہیں۔ ان کا معائنہ کرنے کے لئے سینکڑوں انجینئر مختلف علاقوں سے بلائے گئے ہیں متعدد عمارتوں کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے کہ انکو بارود سے اڑا دیا جائے۔

لنڈن یکم جنوری فرانسیسی ہند چینی کے گورنر نے نوروز کے پیغام میں مارشل پیٹان پر کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ اور کہا ہے کہ ہم فرانس کے نئے نظام کی تشکیل کے لئے پورا تعاون کریں گے۔

لنڈن یکم جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس اور جرمنی میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ٹوٹ گئی ہے۔ اور مارشل پیٹان نے ہٹلر کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ میں ایم لاول کو دوبارہ وزارت میں لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور شرائط صلح کے رو سے مجھے اپنی حکومت کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کا مکمل اختیار ہے۔

لنڈن ۲؍ جنوری۔ ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات انگریزی طیاروں نے بریمن کی بندرگاہ پر بہت سخت حملہ کیا۔ اس وقت تک اس پر پچاس سے زیادہ حملے کئے جا چکے ہیں۔ اس حملہ میں بہت نقصان پہونچایا گیا۔ برطانوی گورنمنٹ کو اطلاع ملی تھی۔ کہ یہاں دو انجن والے بمبار طیارے بنائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان بندرگاہوں پر جن میں برطانیہ پر چڑھائی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ڈبلنی کشتی کے اڈوں۔ اور کئی فوجی ٹھکانوں پر بم برسائے گئے۔ جرمنی نے اس بات کو مان لیا ہے۔ کہ شمال مشرقی علاقہ پر تین جگہوں پر برطانوی طیاروں نے حملے کئے۔

لنڈن ۲؍ جنوری۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ جرمن بمبار کل انگلستان اور ویلز میں دور دور تک پہونچے۔ اور بعض جگہوں پر بم برسائے۔ مگر بہت کم نقصان ہوا۔

برلین ریڈیو نے پچھلے دنوں کہا تھا۔ کہ لنڈن میں ایک گیس کی ٹینکی بم لگنے سے پھٹ گئی۔ حالانکہ انگلستان میں جس قسم کی ٹینکیاں استعمال ہوتی ہیں۔ وہ بم لگنے سے پھٹ ہی نہیں سکتیں۔

نیو یارک۔ ۲؍ جنوری۔ کل امریکن کانگرس کا اجلاس شروع ہوگا۔ برطانیہ کو ادھار لیز پٹہ پر سامان جنگ دینے کے لئے پریذیڈنٹ روزویلٹ اس اجلاس میں اپنی تجاویز پیش کریں گے۔ امید ہے کہ کانگرس اس کو منظور کر لے گی۔ ایک تجویز یہ بھی ہے۔ کہ برطانیہ کو سامان بہم پہنچانے کے لئے پچاس کروڑ ڈالر کی منظوری دی جائے۔ اس وقت برطانیہ کی طرف سے امریکہ کو پچاس ہزار ہوائی جہازوں۔ ایک لاکھ تیس ہزار انجنوں۔ ۳۰ لاکھ توپوں۔ ۳۸۰ جنگی جہازوں۔ دو سو تجارتی جہازوں۔ اور پچاس ہزار لاریوں کا آرڈر دیا گیا ہے امریکہ میں اس آرڈر کی تکمیل کے لئے چالیس نئے کارخانے کھولے جا رہے ہیں

قاہرہ ۲؍ جنوری۔ باردیا میں اطالوی افواج بہت بری طرح گھر گئی ہیں۔ اور اب ان کے لئے بچ کر نکل جانے کا کوئی رستہ نہیں۔ وہ یا تو ہتھیار ڈال دیں گی۔ اور یا لڑنے کے بعد ہار مان لیں گی۔ برطانی فوجوں نے بیس میل دور تک طبروق کی سڑک بھی روک رکھی ہے۔

لنڈن ۲؍ جنوری۔ البانیہ کی صورت حالات کے متعلق یہاں ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ پائرس کے علاقہ میں اطالویوں نے یونانی مورچوں پر حملہ کیا۔ مگر پٹ کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ اب شمالی علاقہ میں دونو ایک بہت بڑی لڑائی کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ جو امید ہے اس ہفتہ میں شروع ہو جائے گی۔

بمبئی ۲؍ جنوری۔ مشرقی صحرا کی لڑائی میں جو اطالوی قیدی پکڑے گئے ہیں انکا پہلا دستہ ہندوستانی سپاہیوں کی نگرانی میں ہندوستان پہونچا۔ ان میں چار جرنیل۔ تین سو افسر اور ۷۲۲ سپاہی ہیں۔ ان میں میدانی فوج اور توپ خانے کے آدمی۔ نیز ہوا باز اور بلیک شرٹ ملیشیا کے سپاہی بھی ہیں۔ ایک اطالوی کرنیل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ایک اطالوی جرنیل وہ ہے جسے گذشتہ جنگ میں برٹش ملٹری کراس دیا گیا تھا۔

لنڈن ۲؍ جنوری سپین کے وزیر خارجہ نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ طنجہ کے قانون کی عمارت ایسی تھی۔ کہ جس سے سپین کو برابر نقصان پہونچ رہا تھا۔ اس میں فوری تبدیلی کی ضرورت اس لئے پیش آگئی۔ کہ ایک اور ملک اس کے انتظام میں سپین کے ساتھ شریک ہونا چاہتا تھا۔ جسے اب کوئی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کونسا ملک تھا طنجہ میں اطالویوں سے نفرت برابر بڑھتی جا رہی ہے

لنڈن ۲؍ جنوری۔ فرانس کی ایک آزاد خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ ہٹلر کو اس بات سے بہت حیرانی ہوئی کہ مارشل پیٹان نے فرانسیسی بیڑے کو افریقہ بھیج دیا ہے۔ جب ہٹلر نے آپ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات کو جنرل ڈیگال سے بچانے کے لئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارشل موصوف اس بات پر پوری طرح قائم ہیں۔ کہ ہٹلر کو عارضی صلح کی شرائط سے ایک انچ آگے نہ جانے دیں گے۔

لنڈن ۲؍ جنوری۔ آزاد فرانس کے وزیر دفاع نے اہل شام کے نام نوروز کے پیغام میں کہا۔ کہ آزاد فرانس ہاتھ پیر مارتے کبھی نہیں چھوڑے گا۔

دہلی ۲؍ جنوری۔ آئندہ ہندوستان اور دوسرے ممالک کو جو چاول برما سے بھیجا جائے گا۔ اس پر حکومت برما نے سوا دو آنہ فی من محصول لگا دیا ہے۔ دہلی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا یہ فعل انڈیا اینڈ برما ٹریڈ ریگولیشن کے مطابق ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر غلام نبی